

## 170799 - بیوی کے بیمار ہونے کی وجہ سے حج کو موخر کیا جاسکتا ہے؟

سوال

میر اخاوند تاجر ہے، یعنی اسکی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں، اور حج کیلئے اگر انہوں نے جانا ہو تو انکا ایک شرکت دار ہے جو انکی بجائے کام کر سکتا ہے، لیکن یہاں ایک اور معاملہ ہے کہ میں اس وقت حاملہ ہوں، اور موسم حج سے تقریباً چھ ہفتے پہلے زچلی ہو گی، اب مسئلہ یہ ہے کہ مجھے اس وقت جوڑوں کی تکلیف ہے جن کی وجہ سے میں محدود حرکت کر سکتی ہوں، اور میری حالت لا مخالفہ زچلی کے بعد مزید ابتر ہو جائے گی، جبکہ میرے پاس میرے خاوند کے علاوہ کوئی بھی نہیں ہے جو میری اور میرے بچوں کی نجہداشت کر سکے، چنانچہ میری نظر میں ان کیلئے افضل ہے کہ حج آئندہ سال تک کیلئے موخر کروے۔ تو کیا یہ عذر درست ہے؟

پسندیدہ جواب

پہلی بات:

مسلمان پر ضروری ہے کہ جب اس میں حج کیلئے استطاعت ہو تو جلد از جلد فریضہ حج کی ادائیگی کیلئے کوشش کرے، اسی بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (حج کی ادائیگی کیلئے جلدی کرو۔ یعنی فرض حج۔ اس لئے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے لئے کیا رکاوٹ بن سکتی ہے)

احمد: (2721) اور البانی نے ارواء الغلیل (990) میں اسے صحیح قرار دیا ہے،

جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: (حج کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ جلدی کرے) کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داؤد (1524) میں حسن قرار دیا ہے۔

دوسری بات:

خاوند کے فریضہ حج کی ادائیگی کیلئے سفر پر جانے سے بیوی کو یقینی طور پر نقصان ہو تو ایسی صورت میں آئندہ سال تک حج موخر کرنا جائز ہے، کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

(وَلَيَأْعُلِمَ أَنَّا سِنْ حَجَّ الْبَيْتَ مَنْ أَسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا)

ترجمہ: اور لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو شخص اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے۔

اور بیوی کے لئے خاوند کی دوری نقصان دہ ہونے کے باعث وہ حج کیلئے صاحبِ استطاعت نہیں ہے۔

لیکن۔۔ اگر ممکن ہو تو خاوند اپنی بیوی کے پاس کسی رشتہ دار خاتون کو یا خادمہ کو چھوڑ سکتا ہے جو اسکی معاون بھی ہو اور خدمت بھی کرے، تو خاوند کیلئے ضروری ہے کہ وہ حج کیلئے چلا جائے، اور حج کے بعد کہ میں زیادہ دیر مرت ٹھہرے۔

اگر ایسا کرنا بھی ناممکن ہو اور بیوی کو اسکی ضرورت بھی ہو تو حج موخر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ خاوند کا قابل قبول عذر ہے۔

واللہ اعلم